سوال

اگر بیوی اپنے خاوند کے بچوں کو دودھ پلاتی ہو تو کیا وہ خاوند سے مالی معاوضہ طلب کر سکتی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر بیوی خاوند سے پیدا شدہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو اور وہ رضاعت کی اجرت کا مطالبہ کرے تو خاوند پر اس کی ادائیگی واجب ہوگی، انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائے تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6).

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (431/11) کا بھی مطالعہ ضرور کریں

لیکن اس میں صحیح بات یہی ہے کہ اگر بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہے تو پھر اس کے لیے بچوں کی رضاعت کا مالی معاوضہ طلب کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تو اس پر واجب ہے، اس صورت میں صرف اسے نان و نفقہ حاصل ہوگا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس دودھ پلائیں، جو رضاعت پورا کرنا چاہتا ہے، اور بچے کے والد پر ان عورتوں کا نان و نفقہ اور لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

لیکن اگر عورت خاوند کے نکاح میں نہیں بلکہ مطلقہ ہے تو پھر وہ اپنے خاوند کی اولاد کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو، اور آپس میں ایک دوسرے پر نیکی کرو الطلاق (6).

تو یہ آیت مطلقہ عورت کے بارہ میں ہے، اور اس سے پہلی اوپر بیان کردہ آیت بیوی کے متعلق ہے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، اور معاصر علماء میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے راجح قرار دیا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ماں پر بچے کی رضاعت واجب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ نکاح میں ہو، ابن ابو لیلی وغیرہ سلف کا یہی قول ہے، اور وہ اس میں نان و نفقہ اور لباس کے علاوہ زیادہ اجرت کی مستحق نہیں ہوگی، قاضی کا اختیار یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں، یہ اس کےلیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہے، اوبچے کے والد پر ان عورتوں کا نان ونفقہ اوران کا لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کےلیے معروف طریقہ کے مطابق نان ونفقہ اورلباس کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا، اور یہ بھی زوجیت کی بنا پر واجب ہے، یا پھر دودھ پلانے والی کےلیے کوئی خاص زیادہ کی تجدید ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حاملہ عورت کے متعلق ارشاد فرمایا:

اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان پر خرچ کرو الطلاق (6).

چنانچہ بچے کا نفقہ بھی ماں کے نفقہ میں داخل ہو گیا؛ کیونکہ حمل کی حالت میں بچہ ماں کی خوراک سے ہی خوراک حاصل کرتا ہے، اور اسی طرح دودھ پینے والا بچہ بھی ماں کی خوراک سے ہی دودھ حاصل کرتا ہے، تو یہاں نفقہ دو چیزوں کی بنا پر واجب ہو گا حتی کہ اگر ایک کے ساقط ہونے واجب نہ بھی ہو تو دوسری چیز سے واجب ہو جائیگا

مثلا اگر عورت بددماغی کرے اور اطاعت نہ کرے اور دودھ پلا رہی ہو تو اسے رضاعت کی بنا پر نان ونفقہ دیا جائیگا زوجیت کی بنا پر نہیں، اور اگر وہ طلاق بائن حاصل کر چکی ہو اوبچے کو دودھ پلائے تو بلاشک وشبہ وہ اس کی اجرت کی حقدار ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6). انتہی

دیکھیں: الاختیارات (413412).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مؤلف کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے وہ اس کی اجرت ومزدوری ادا کریگا چاہے بچے کی ماں اس کے ساتھ ہو یا پھر وہ خاوند سے علیحدہ وبائن ہو چکی ہو، اگر ماں اپنے خاوند سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت طلب کرتی ہے چاہے وہ خاوند کے نکاح میں بھی ہو تو اجرت ادا کریگا

مؤلف کے درج ذیل قول سے ہم یہی اخذ کریں گے:

" اور باپ کے ذمہ ہے کہ وہ بچے کی رضاعت کا انتظام کرے "

یہاں مؤلف رحمہ اللہ نے مقید نہیں کیا کہ بچے کی ماں بائن ہو تو پھر رضاعت کا انتظام کیا جائیگا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی کا عموم ہے:

اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6).

مشہور نے جو قول اختیار کیا ہے امام احمد کا مشہور مسلک بھی یہی ہے کہ ماں کو اجرت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا اختیار یہ ہے کہ:

" اگر بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہو تو اسے نفقہ کا ہی حق حاصل ہے، وہ اجرت ومزدوی طلب نہیں کر سکتی، اور شیخ نے جو کہا ہے وہ زیادہ صحیح و حق ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی مزدوری ادا کر دو الطلاق (6).

یہ مطلقہ عورت کے متعلق ہے، کیونکہ مطلقہ عورت خاوند کے ساتھ نہیں ہوتی، لیکن جو عورت خاوند کے ساتھ ہو اس کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے :

اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس دودھ پلائیں جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہتا ہے، اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ان عورتوں کا نان و نفقہ اور لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

اگر آپ یہ کہیں کہ : اگر وہ بیوی ہے تو زوجیت کی بنا پر خاوند پر اس کا نان و نفقہ اور لباس واجب ہوگا، چاہے دودھ پلائے یا نہ پلائے ؟

ہم کہیں گے کہ اس پر نان و نفقہ کے دو سبب ہونے میں کوئی مانع نہیں، اس لیے اگر ایک سبب نہ ہو تو دوسرے سبب کی بنا پر اسے نان و نفقہ و لباس حاصل ہوگا، لہذا اگر اس حالت میں بیوی نافرمان ہوت واسے زوجیت کی بنا پر نان و نفقہ حاصل نہیں ہوگا، بلکہ رضاعت کی وجہ سے نان و نفقہ حاصل ضرور ہوگا

یہ تو معلوم ہے کہ اگر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک لوگوں کے حالت کو بغور دیکھیں تو آپ کو کوئی ایسی عورت نظر ہی نہیں آئیگی جو اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت مانگتی ہو، اور قول بھی یہی صحیح ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (516515/13).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

130116